سورۃ الکہف

آیات ١٨ - ٢٦

وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ
بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ
لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ
بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ
وَ لْيَتَلَطَّفْ وَ لَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَ لَنْ
تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚۛ اِذْ
يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ
لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا
بِالْغَيْبِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۙ۬ فَلَا
تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ ع

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

مكية

آیات 110

زمین پر اللہ نے زینت کی بے شمار چیزیں پیدا فرمائیں۔ وسائل، اسباب و ذرائع پیدا کیے تا کہ انسان کے عمل کی آزمائش کرے۔ جس میں ایمان (توحید)، مال و دولت، عزت و شرف، علم و فہم اور قوت و اقتدار کی آزمائش شامل ہے

ان سب آزمائشوں اور فتنوں سے بچ کر ایمان، توحید اور آخرت کی دعوت کو قبول کر کے اس پر استقامت دکھاؤ

آیات 1-8

تمہید۔ قرآن کی حقانیت و اعتدال۔ آپ ؐ کو صبر کی تلقین، انذار و تبشیر

آیات 9-26

قصہ اصحابِ کہف

اس سے مکہ کے حالات پر تطبیق۔ ایمان کی آزمائش

آیات 27-31

نبی کریم ؐ کی توجہ اور التفات نادار اہل ایمان کی طرف کرنے کی ہدایت

آیات 32-49

دو باغ والوں کا قصہ

مال و دولت کی آزمائش۔ دنیاوی کامیابی کا دھوکا اور آخرت کی حقیقت

آیات 50-59

آدم و ابلیس کی سرگزشت سے قریش کو ان کی غفلت پر تنبیہ

آیات 60-82

قصہ موسیٰ و خضر

ارادۂ و حکمت الٰہی۔ انسانی علم فہم اور صبر کا امتحان

آیات 83-101

قصہ ذوالقرنین

اقتدار کی آزمائش۔ ذوالقرنین کے اقتدار و قوت سے قریش کو عبرت و تنبیہ

آیات 102-110

اختتامیہ

زندگی کی ساری دوڑ دھوپ کا ہدف اس دنیا کو بنا لینا دائمی اور ابدی خسارے کا باعث

اللہ کی آیات کے کفر کے ساتھ کسی جزوی نیکی کی کوئی حیثیت نہیں

معجزے اور نشانیاں دکھانا اللہ کا کام ہے، پیغمبر ؐ کی حیثیت ایک بندے اور رسول کی ہے جس پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ اللہ کے سامنے حاضری اور جوابدہی کا احساس نیک اعمال اور اطاعت کا پیش خیمہ ہے

وَتَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا وَّهُمۡ رُقُوۡدٌ ‌ۖ وَّنُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ‌ۖ وَكَلۡبُهُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَيۡهِ بِالۡوَصِيۡدِ‌ ؕ لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارًا وَّلَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبًا ﴿۱۸﴾

وَتَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا - اور تم خیال کروگے کہ وہ جاگ رہے ہیں

(ي ق ظ)

يَقِظَ يَيۡقَظُ ، يَقَظًا .. جاگنا، بیدار ہونا

يَقِظٌ: جاگنے والا - أَيۡقَاظٌ: جاگنے والے

وَّهُمۡ رُقُوۡدٌ - حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں

(ر ق د)

رَقَدَ يَرۡقُدُ ، رَقۡدًا و رُقُودًا : لمبی اور ہلکی نیند سونا

رَاقِد - سونے والا / سویا ہوا (مفعول) — جمع رُقُوۡد

اردو میں : مرقد (سونے کی جگہ) ، بمعنی قبر

وَّنُقَلِّبُهُمۡ - اور ہم (کروٹ) پلٹتے رہتے ہیں ان کی

قَلَّبَ يُقَلِّبُ ، تَقۡلِيۡبًا : پھیرنا، الٹنا، پلٹنا (II)

ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ - دائیں طرف اور بائیں طرف

ذَاتَ الۡيَمِيۡن: دائیں والی (دائیں طرف)

ذَاتَ الشِّمَالِ: بائیں والی (بائیں طرف)

وَكَلۡبُهُمۡ بَاسِطٌ - اور ان کا کتا پھیلائے ہوئے ہے

كَلۡب : کتا

بَسَطَ يَبۡسُطُ ، بَسۡطًا : پھیلانا

بَاسِطٌ : پھیلانے والا (پھیلائے ہوئے)

ذِرَاعَيۡهِ بِالۡوَصِيۡدِ - اپنے دونوں بازو دہلیز پر

وَصِيۡد: چوکھٹ، دہلیز، صحن

ذَرَعَ يَذۡرَعُ ، ذَرۡعًا : پیمائش کرنا، ناپنا

ذِرَاع : بازو، ہاتھ سمیت کہنی تک کا حصہ (لمبائی کے معنی میں بھی)

ذِرَاعَيۡهِ : اصل میں ذِرَاعَيۡن ہے (تثنیہ – دو ہاتھ)، ن اضافت سے گر گیا

اردو میں : ذریعہ، ذرائع (جس چیز کے توسط سے ہاتھ مقصود تک پہنچیں)

وَتَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا وَّهُمۡ رُقُوۡدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلۡبُهُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَيۡهِ بِالۡوَصِيۡدِ ؕ لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارًا وَّ لَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبًا ۝١٨

لَوِاطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ - اگر آپ جھانکیں ان پر (تو)

(ط ل ع) اِطَّلَعَ يَطَّلِعُ ، اِطِّلَاعٌ : جھانکنا (VIII)

لَوِ : اصل میں لَو ہے (حرفِ شرط)۔ واؤ کی زیر اگلے لفظ سے ملانے کیلئے آئی ہے

لَوَلَّيۡتَ - ضرور آپ پیٹھ پھیر لیں

لَ : لامِ تاکید

وَلّٰی يُوَلِّيۡ ، تَوۡلِيَةٌ : واپس مڑنا، پیٹھ پھیرنا (II)

مِنۡهُمۡ فِرَارًا - ان سے بھاگتے ہوئے

فِرَارًا : بھاگنا

وَّ لَمُلِئۡتَ - اور ضرور آپ بھر دیے جائیں

مَلَأَ يَمۡلَأُ ، مَلۡأً : بھرنا

مِنۡهُمۡ رُعۡبًا - ان خوف (کی وجہ) سے

رُعۡب : رعب، دہشت، خوف

وَ تَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا وَّ هُمۡ رُقُوۡدٌ ۖ وَّ نُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَ كَلۡبُهُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَيۡهِ بِالۡوَصِيۡدِ ؕ لَوِ
اطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارًا وَّ لَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبًا ﴿۱۸﴾

تم انہیں دیکھ کر یہ سمجھتے کہ وہ جاگ رہے ہیں، حالانکہ وہ سو رہے تھے ہم انہیں دائیں بائیں کروٹ دلواتے رہتے تھے اور ان کا کتا غار کے دہانے پر ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا اگر تم کہیں جھانک کر اُنہیں دیکھتے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور تم پر ان کے نظارے سے دہشت بیٹھ جاتی

On seeing them you would fancy them to be awake though they were asleep; and We caused them to turn their sides to their right and to their left, and their dog sat stretching out its forelegs on the threshold of the Cave. Had you looked upon them you would have certainly fled away from them, their sight filling you with terror.

محمد اقبال

وَتَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا وَّهُمۡ رُقُوۡدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلۡبُهُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَيۡهِ بِالۡوَصِيۡدِ ؕ لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَيۡهِمۡ لَوَلَّيۡتَ مِنۡهُمۡ فِرَارًا وَّ لَمُلِئۡتَ مِنۡهُمۡ رُعۡبًا ﴿۱۸﴾

غار میں حفاظت کے انتظامات

- اصحاب کہف کا غار میں طویل مدت تک سونا اور پھر خرق عادت کے طور پر اٹھ کھڑا ہونا اور ایک طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود ان کے جسموں کا محفوظ رہنا یقیناً اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نتیجہ تھا۔ لیکن بظاہر کچھ ایسے اسباب بھی مہیا تھے جن کی وجہ سے بھی ان کے جسم ہر طرح کی گزند سے محفوظ رہے اور یہ اسباب اور انتظامات بھی معمول کے اسباب کا نتیجہ نہیں تھے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ظہور اور اس کی بے پایاں رحمت کا نتیجہ تھا:

1. غار میں ان کی پوزیشن: اصحابِ کہف غار میں اس طرح لیٹے ہوئے تھے کہ اگر انہیں کوئی دیکھ لیتا تو یہ سمجھتا کہ شاید یہ جاگ رہے ہیں، ان کے لیٹنے کا انداز زندہ اور بیدار آدمیوں کے لیٹنے کی طرح تھا یعنی ان کے سونے میں ہر طرف زندگی کے آثار دکھائی دیتے تھے (تاکہ کوئی شخص انھیں مردہ یا سویا ہوا سمجھ کر اندر داخل ہونے کی جرأت نہ کرے)
2. اگرچہ وہ گہری نیند سو رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی جانب سے باقاعدہ ان کو کروٹیں بدلوائی جاتی تھیں تاکہ زیادہ دیر تک ایک ہی کروٹ پر لیٹے رہنے سے ان کے جسم کو نقصان نہ پہنچے۔ وہ bed sores جیسی کسی تکلیف سے محفوظ رہیں، اعصاب میں تناؤ پیدا نہ ہو اور مسلسل زمین پر لیٹے رہنے کی وجہ سے اس بات کا اندیشہ ہو سکتا تھا کہ زمین ان کے جسموں کو نقصان پہنچائے
3. غار کی دہلیز پر کتا اگلی ٹانگیں پھیلائے ہوئے تھا، جیسے بیداری کی حالت میں ہوتا ہے۔ اس کا یہ انداز نیند میں بھی ایسا ہی رہا، جس کی وجہ سے کسی جانور یا درندے کو غار میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ -اور اسی طرح ہم نے اٹھایا انہیں

بَعَثَ يَبْعَثُ ، بَعْثًا: اٹھانا

لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ-تا کہ وہ ایک دوسرے سے پوچھیں اپنے درمیان

تَسَآءَلَ يَتَسَآءَلُ ، تَسَآؤُلًا باہم سوال کرنا

لِ :لامِ علت یا لام عاقبت

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ - کہا ایک کہنے والے نے ان میں سے

قَالَ يَقُوْلُ ، قَوْلًا : کہنا

قَائِل: کہنے والا

كَمْ لَبِثْتُمْ - کتنی دیر تم ٹھہرے رہے

لَبِثَ :رہنا

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا - انہوں نے کہا ہم ٹھہرے رہے ایک دن

اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ - یا دن کا کچھ حصہ

قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ - انہوں نے کہا تمہارا رب خوب جاننے والا ہے

بِمَا لَبِثْتُمْ - (اس) کو جتنا (عرصہ) تم ٹھہرے رہے ہو

فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ - پس بھیجو اپنے میں سے ایک کو

بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ - اس چاندی کے سکے کے ساتھ شہر کی طرف

وَرِق: عربی زبان میں چاندی کے سکے (Silver coins) یا چاندی کے بنے ہوئے درہم کے لیے استعمال ہوتا ہے

فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾

فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ - پس چاہیے کہ وہ دیکھے ان میں سے کون سا

لْ : لام امر

نَظَرَ يَنْظُرُ ، نَظْرًا : دیکھنا، مشاہدہ کرنا

اَزْكٰى طَعَامًا - کھانا زیادہ پاکیزہ ہے

زَكَآءٌ : پاکیزہ

اَزْكٰى : زیادہ پاکیزہ (افعل التفضیل)

فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ - پس چاہیے کہ وہ لائے تمہارے پاس کھانا اس میں سے

اَتٰى يَاْتِىْ ، اِتْيَانٌ : آنا/لے آنا

وَلْيَتَلَطَّفْ - اور چاہیے کہ وہ نرمی اختیار کرے

تَلَطَّفَ يَتَلَطَّفُ ، تَلَطُّفٌ : نرمی برتنا، مخفی دانش/ ہوشیاری سے کام لینا (V)

وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا - اور نہ ہرگز آگاہ کرے تمہارے بارے میں کسی کو

اَشْعَرَ يُشْعِرُ ، اِشْعَارٌ : آگاہ کرنا (IV)

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ - یقیناً یہ لوگ اگر غالب آگئے تم پر

ظَهَرَ يَظْهَرُ ، ظُهُوْرًا : ظاہر ہونا، واقف ہونا، غلبہ پانا

يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ - (تو) وہ سنگسار کردیں گے تمہیں یا

رَجَمَ يَرْجُمُ ، رَجْمًا : پتھر مارنا، سنگسار کرنا

يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ - وہ لوٹا دیں گے تمہیں اپنے دین میں

اَعَادَ يُعِيْدُ ، اِعَادَةٌ : لوٹانا، دہرانا (IV)

وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا - ہرگز نہیں تم فلاح پاؤ گے اس وقت کبھی بھی

اَفْلَحَ يُفْلِحُ ، اِفْلَاحٌ : فلاح پانا

اَبَدًا : زمانہ مستقبل غیر محدود، ہمیشہ، کبھی بھی

وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ
هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ﴿١٩﴾ إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ
وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ﴿٢٠﴾

اور اسی عجیب کرشمے سے ہم نے انہیں اٹھا بٹھایا تاکہ ذرا آپس میں پوچھ گچھ کریں ان میں سے ایک نے پوچھا "کہو کتنی دیر اس حال میں رہے؟" دوسروں نے کہا "شاید دن بھر یا اس سے کچھ کم رہے ہوں گے" پھر وہ بولے "اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہمارا کتنا وقت اس حالت میں گزرا چلو، اب اپنے میں سے کسی کو چاندی کا یہ سکہ دے کر شہر بھیجیں اور وہ دیکھے کہ سب سے اچھا کھانا کہاں ملتا ہے وہاں سے وہ کچھ کھانے کے لیے لائے اور چاہیے کہ ذرا ہوشیاری سے کام کرے، ایسا نہ ہو کہ وہ کسی کو ہمارے یہاں ہونے سے خبردار کر بیٹھے

Likewise, We roused them16 in a miraculous way that they might question one another. One of them asked: "How long did you remain (in this state)?" The others said: "We remained so for a day or part of a day." Then they said: "Your Lord knows better how long we remained in this state. Now send one of you to the city with this coin of yours and let him see who has the best food, and let him buy some provisions from there. Let him be cautious and not inform anyone of our whereabouts.

محمد اقبال

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا

اللہ کی کارسازی کی ایک اور نشانی

- آیتِ کریمہ کا آغاز " قابلِ غور ہے کہ لفظ " وَكَذٰلِكَ" سے ہوا ہے جو کہ تشبیہ و تمثیل کے لیے آتا ہے (اور اسی طرح)۔

⇦ جس طرح ہم نے اصحاب کہف کو صدیوں تک سلائے رکھا، ان کے جسموں کو غار کے موسموں کے شدائد سے محفوظ رکھ کر ان کے جسموں کی حفاظت کی، جس طرح آفتاب ان کے دائیں اور بائیں اپنی کرنیں سمیٹتے ہوئے گزرتا رہا اور جس طرح ہم نے طویل نیند میں ان کے جسموں کو بے حس ہونے سے بچانے کے لیے ان کی کروٹیں بدلتے رہے اور مٹی کے اثرات سے بھی محفوظ رکھا اور ہم نے قدم قدم پر اپنی کارسازی کی شانیں دکھائیں، اسی طرح ہم نے انھیں ایک طویل نیند کے بعد جگایا اور اٹھایا

- اصحاب کہف نیند سے بیدار ہونے کے بعد ایک دوسرے سے مدتِ قیام کے بارے میں سوال کرنے لگے، مگر صحیح وقت کا تعین نہ کر سکے (ان کے خیال میں وہ دن یا دن کا ایک حصہ ہی سوئے) پھر اس پر اللہ کے علم پر بھروسا کیا۔ تین سو سال سے زائد عرصہ نیند میں رہنے کے باوجود ان کی حالت معمول کے مطابق تھی، جو برزخی زندگی کے تصور کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

- بیداری کے بعد بھوک محسوس ہوئی، تو فیصلہ کیا کہ کسی کو کھانے کے لیے بھیجا جائے، مگر احتیاط کے ساتھ تاکہ ان کی شناخت ظاہر نہ ہو۔ وہ حلال اور پاکیزہ کھانے کی تلاش میں تھے کیونکہ شہر میں بت پرستی عام تھی۔ انہیں یہ بھی خدشہ تھا کہ اگر ان کا راز فاش ہو گیا تو انہیں سنگسار کر دیا جائے گا یا زبردستی بت پرستی اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے گا، اس لیے کھانا لانے والے ساتھی کو رازداری اور سمجھداری سے کام لینے کی تاکید کی۔ اور اس اندیشے کا اظہار بھی کیا کہ اگر وہ پکڑے گئے اور انہیں کفر میں واپس جانے پر مجبور کیا گیا تو اس حالت میں تو وہ کبھی فلاح نہ پائیں گے

وَكَذٰلِكَ اَعۡثَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ لِيَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا ۚ اِذۡ يَتَنَازَعُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ اَمۡرَهُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَيۡهِمۡ بُنۡيَانًا ؕ

وَكَذٰلِكَ اَعۡثَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ - اور اسی طرح ہم نے مطلع کر دیا ان پر (ان کو)

اَعۡثَرَ يُعۡثِرُ ، اِعۡثَارٌ: مطلع کرنا، بتادینا (IV)

لِيَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ - تاکہ وہ جان لیں کہ

لِ: لام تعلیل (Lam of Reason)

وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ - بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے

وَّاَنَّ السَّاعَةَ - اور یہ کہ قیامت (برحق ہے)

اَلسَّاعَةَ: ساعت، گھڑی، قیامت

لَا رَيۡبَ فِيۡهَا - نہیں کوئی شک اس (کے آنے) میں

لَارَيۡبَ: شک

اِذۡ يَتَنَازَعُوۡنَ - جب وہ جھگڑ رہے تھے آپس میں

تَنَازَعَ يَتَنَازَعُ ، تَنَازُعًا: جھگڑنا (VI)

بَيۡنَهُمۡ اَمۡرَهُمۡ - اپنے درمیان انکے معاملے میں

(ب ن ي)

فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَيۡهِمۡ بُنۡيَانًا - تو انھوں نے کہا تم بناؤ ان پر ایک عمارت

بَنٰى يَبۡنِىۡ ، بِنَآءٌ: بنانا، تعمیر کرنا

بُنۡيَانًا: عمارت، دیوار

رَبُّهُمۡ اَعۡلَمُ بِهِمۡ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰٓى اَمۡرِهِمۡ لَنَـتَّخِذَنَّ عَلَيۡهِمۡ مَّسۡجِدًا ﴿۲۱﴾

رَبُّهُمۡ اَعۡلَمُ بِهِمۡ - ان کا رب خوب جاننے والا ہے ان کو

قَالَ الَّذِيۡنَ غَلَبُوۡا - کہا ان لوگوں نے جو غالب آئے

عَلٰٓى اَمۡرِهِمۡ - ان کے معاملے پر

لَنَـتَّخِذَنَّ - لازماً ہم بنائیں گے

لَ: لام تاکید (Lam of Emphasis)، ضرور

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذٌ: بنانا (VIII)

اردو میں : اخذ، مواخذہ، ماخوذ، ماخذ

عَلَيۡهِمۡ مَّسۡجِدًا - ان پر ایک مسجد

وَ كَذٰلِكَ اَعۡثَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ لِيَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا ۚۛ اِذۡ يَتَنَازَعُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ اَمۡرَهُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَيۡهِمۡ بُنۡيَانًا ؕ رَبُّهُمۡ
اَعۡلَمُ بِهِمۡ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰٓى اَمۡرِهِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيۡهِمۡ مَّسۡجِدًا ﴿۲۱﴾

اگر کہیں اُن لوگوں کا ہاتھ ہم پر پڑ گیا تو بس سنگسار ہی کر ڈالیں گے، یا پھر زبردستی ہمیں اپنی ملت میں واپس لے جائیں گے، اور ایسا ہوا تو ہم کبھی فلاح نہ پا سکیں گے۔ اِس طرح ہم نے اہل شہر کو ان کے حال پر مطلع کیا تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت کی گھڑی بے شک آ کر رہے گی (مگر ذرا خیال کرو کہ جب سوچنے کی اصل بات یہ تھی) اُس وقت وہ آپس میں اِس بات پر جھگڑ رہے تھے کہ اِن (اصحاب کہف) کے ساتھ کیا کیا جائے کچھ لوگوں نے کہا "اِن پر ایک دیوار چن دو، ان کا رب ہی اِن کے معاملہ کو بہتر جانتا ہے" مگر جو لوگ اُن کے معاملات پر غالب تھے انہوں نے کہا "ہم تو ان پر ایک عبادت گاہ بنائیں گے

For if they should come upon us, they will stone us to death or force us to revert to their faith whereafter we shall never prosper." Thus did We make their case known to the people of the city so that they might know that Allah's promise is true, and that there is absolutely no doubt that the Hour will come to pass. But instead of giving thought to this, they disputed with one another concerning the People of the Cave, some saying: "Build a wall over them. Their Lord alone knows best about them." But those who prevailed over their affairs said: "We shall build a place of worship over them."

وَكَذٰلِكَ اَعۡثَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ لِيَـعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا ۚ اِذۡ يَتَـنَازَعُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ اَمۡرَهُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَيۡهِمۡ بُنۡيَانًا ؕ رَبُّهُمۡ اَعۡلَمُ بِهِمۡ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰٓى اَمۡرِهِمۡ لَنَـتَّخِذَنَّ عَلَيۡهِمۡ مَّسۡجِدًا ﴿۲۱﴾

اصحابِ کہف اور بعث بعد الموت کا ناقابلِ تردید ثبوت

- جب وہ شخص کھانا خریدنے گیا تو سب کچھ بدل چکا تھا، روم میں بت پرستی ختم ہو چکی تھی، اور زبان، تمدن، اور لباس میں نمایاں فرق آ چکا تھا۔ وہ اپنی قدیم وضع قطع کی وجہ سے فوراً توجہ کا مرکز بن گیا۔ جب اس نے پرانا سکہ دیا تو دکاندار کو شبہ ہوا کہ یہ کسی قدیم خزانے سے ملا ہے، جس پر اسے حکام کے سامنے پیش کیا گیا۔ معاملہ کھلنے پر معلوم ہوا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جو کئی سو برس قبل ایمان بچانے کے لیے فرار ہوئے تھے۔ یہ خبر شہر میں پھیل گئی، اور لوگ غار پہنچے۔ اصحابِ کہف حقیقت جان کر اپنے عیسائی بھائیوں کو سلام کر کے ہمیشہ کے لیے سو گئے (اللہ تعالیٰ نے انہیں موت کی نیند سلا دیا)
- اس زمانے میں قیامت اور آخرت پر بحث جاری تھی۔ اگرچہ رومی سلطنت کے اثر سے لوگ مسیحیت قبول کر چکے تھے، لیکن رومی شرک، یونانی فلسفے اور یہودی صدوقیوں (Sadducees) کے اثرات سے بہت سے لوگ آخرت کے منکر یا شک میں مبتلا تھے۔ صدوقی فرقہ تورات سے آخرت کے انکار پر دلیل دیتا، جبکہ مسیحی علما کے پاس مضبوط دلائل نہ تھے۔ تینوں انجیلوں میں مسیحؑ اور صدوقیوں کے مناظرے کا ذکر کمزور جوابات کے ساتھ آیا ہے، جس سے منکرین غالب ہو رہے تھے۔ اسی وقت اصحابِ کہف کے بعث کا واقعہ پیش آیا، جو بعث بعد الموت کا ایک ناقابلِ تردید ثبوت بن گیا۔
- جب یہ تصدیق ہو گئی کہ یہ وہی غار والے لوگ ہیں جو بت پرستی کے دور میں اپنے مسیحی عقائد کی خاطر شہر چھوڑ کر چلے گئے تھے تو وہ فوراً لوگوں کی عقیدت کا مرکز بن گئے۔ اور جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی یادگار میں ان کے غار کے اوپر عبادت خانہ تعمیر کیا گیا۔ کہ پانچویں صدی کے وسط تک عیسائیوں خصوصاً رومن کیتھولک کلیسا میں شرک اور اولیاء پرستی اور قبر پرستی کا پورا زور ہو چکا تھا، بزرگوں کے آستانے پوجے جا رہے تھے، اور مسیح، مریم اور حواریوں کے مجسمے گرجوں میں رکھے جا رہے تھے۔ اس سے بعض مسلمانوں نے یہ دلیل نکالی کہ نیک لوگوں کی قبروں پر مسجدیں بنانا جائز ہے حالانکہ قرآن کا اشارہ اس عمل کی گمراہی کی طرف ہے

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ - عنقریب وہ کہیں گے (کہ وہ) تین تھے

رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ - ان کا چوتھا ان کا کتا تھا

وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ - اور (بعض) کہیں گے (کہ وہ) پانچ تھے

سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ - ان کا چھٹا ان کا کتا تھا

رَجْمًا بِالْغَيْبِ - (یہ تو) بن دیکھے پتھر مارنا ہے (اٹکل پچو ہے)

رَجْمًا: پتھر مارنا

رَجْمًا بِالْغَيْبِ: ایک محاورہ ہے جس کے معنی ہیں قیاس آرائیاں کرنا، بلا تحقیق رائے دینا، اندھوں کی طرح اندازے لگانا

وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ اور (بعض) کہیں گے سات تھے

وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ - اور انکا آٹھواں انکا کتا تھا

یہاں اس آیت میں عربی کے کئی ترتیبی اعداد (Ordinal Numbers) میں آئے ہیں، جنہیں عربی میں الأعداد الترتيبية کہتے ہیں
یہ وہ اعداد ہوتے ہیں جو کسی چیز کی ترتیب یا مقام (پہلا، دوسرا، تیسرا وغیرہ) کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ اصل اعداد (Cardinal Numbers) سے ماخوذ ہوتے ہیں لیکن ان کا ایک مخصوص طرز استعمال ہوتا ہے۔
عربی میں یہ جنس (مذکر/مونث) کے مطابق بدلتے ہیں۔
ترتیبی اعداد اور ان کی تفصیل آگے اضافی مواد کے حصے میں

قُلۡ رَّبِّیۡۤ اَعۡلَمُ بِعِدَّتِہِمۡ مَّا یَعۡلَمُہُمۡ اِلَّا قَلِیۡلٌ ۬۟ فَلَا تُمَارِ فِیۡہِمۡ اِلَّا مِرَآءً ظَاہِرًا ۪ وَّ لَا تَسۡتَفۡتِ فِیۡہِمۡ مِّنۡہُمۡ اَحَدًا ﴿۲۲﴾

قُلۡ رَّبِّیۡۤ اَعۡلَمُ - کہہ دیجیے میرا رب خوب جاننے والا ہے

بِعِدَّتِہِمۡ - انکی تعداد کو

مَّا یَعۡلَمُہُمۡ اِلَّا قَلِیۡلٌ - نہیں جانتے ان کے بارے میں مگر کم لوگ

فَلَا تُمَارِ فِیۡہِمۡ - تو نہ جھگڑا کریں آپ ان کے بارے میں

(م ر ي)

مَارٰی یُمَارِیْ ، مِرَاءً ومُمَاراۃً: جھگڑا کرنا، گفتگو کرنا (کسی مشکوک امر کے متعلق (III)

اِلَّا مِرَآءً ظَاہِرًا - مگر سرسری طور

مِرَاءً : (مصدر)-کسی مشکوک امر کے متعلق گفتگو (III)

ظَاہِرًا : کھلا، آشکار، ظاہری سرسری

وَّ لَا تَسۡتَفۡتِ فِیۡہِمۡ - اور نہ پوچھیے ان کے بارے میں

(ف ر ي)

اِسْتَفْتٰی یَسْتَفْتِیْ ، اِسْتِفْتَآءٌ :سوال کرنا، تحقیق کرنا، فتویٰ پوچھنا، پوچھ گچھ کرنا (X)

مِّنۡہُمۡ اَحَدًا - ان میں سے کسی ایک سے

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ
رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۟ۙ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۧ ﴿۲۲﴾

کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور کچھ دوسرے کہہ دیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا اُن کا کتا تھا یہ سب بے تکی ہانکتے ہیں کچھ اور لوگ کہتے ہیں کہ سات تھے اور آٹھواں اُن کا کتا تھا کہو، میرا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنے تھے کم ہی لوگ ان کی صحیح تعداد جانتے ہیں پس تم سرسری بات سے بڑھ کر ان کی تعداد کے معاملے میں لوگوں سے بحث نہ کرو، اور نہ ان کے متعلق کسی سے کچھ پوچھو

Some will say concerning them: "They were three and their dog, the fourth"; and some will say: "They were five, and their dog, the sixth"? all this being merely guesswork; and still others will say: "They were seven, and their dog, the eighth." Say: "My Lord knows their number best. Only a few know their correct number. So do not dispute concerning their number, but stick to what is evident, and do not question anyone about them."

محمد اقبال

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝ۧ

جملہ معترضہ (Interjectional Clause)

- اصحاب کہف کا قصہ سابقہ آیتِ کریمہ پر ختم ہو چکا۔ اب نبی اکرم ﷺ کو خطاب کرکے فرمایا گیا ہے کہ اصحاب کہف کے بارۓ میں جو اصل حقیقت تھی، وہ بتادی گئی اور اس واقعے کے ضمن میں جن حکمتوں کا جاننا ضروری تھا، وہ واضح کردی گئیں۔ اس کے باوجود یہ لوگ آپ (ﷺ) سے اس طرح کے سوالات کریں گے کہ یہ بتایئے ان کی تعداد کتنی تھی، حالانکہ خود ان کے بارے میں کسی حتمی بات سے آگاہ نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی تعداد تین تھی اور چوتھا ان کا کتا تھا، کچھ کہتے ہیں کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا۔ فرمایا کہ یہ سب باتیں محض اٹکل پچو ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ البتہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ سات تھے، آٹھواں ان کا کتا تھا۔ آپؐ فرما دیجیے کہ اللہ ہی ان کی تعداد کو بہتر جانتا ہے اور ان کی اصل تعداد کو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ پروردگار نے اس آیت میں تین قول نقل کیے ہیں: تین، پانچ اور سات۔ تین اور پانچ کے بارے میں فرمایا کہ وہ محض اندازے ہیں، لیکن سات کے بارے میں کوئی تبصرہ نہیں کیا، جس سے شاید یہ اشارہ ملتا ہے کہ ان کی تعداد سات تھی۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے بھی اسی اشارے کو سمجھتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک ان کی تعداد سات تھی اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔
- **فضول بحث سے گریز کی ہدایت**: آپ ﷺ کو رہنمائی دی گئی کہ انسانی ہدایت کے لیے ضروری باتیں اللہ واضح کردیتا ہے یا وحی کے ذریعے آپ ﷺ پر نازل کردی جاتی ہیں۔ جہاں خاموشی اختیار کی گئی ہو، وہاں بحث میں پڑنا فضول ہے۔ بعض لوگ محض بحث برائے بحث میں لگے رہتے ہیں اور حقیقت میں انہیں سچائی سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی الجھاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے خوبصورتی کے ساتھ کنارہ کشی اختیار کرنا ہی بہتر ہے۔ یہاں بھی آپ ﷺ کو یہی ہدایت دی گئی ہے کہ جب یہ لوگ بحث کرنا چاہیں، تو آپ ﷺ اس میں شریک ہونے سے گریز کریں اور اگر ضروری ہو تو مختصر اور سرسری جواب دے کر بات ختم کردیں۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ - اور نہ ہرگز کہیں کسی چیز کے بارے میں

اِنِّیْ فَاعِلٌ - کہ بیشک میں کرنے والا ہوں

فَاعِل: کرنے والا

ذٰلِكَ غَدًا - یہ کل

غَدًا : کل، آنے والا دن

الغَدَاةُ : صبح، دن کا ابتدائی حصہ

اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ - سوائے اس کے کہ اللہ چاہے

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ - اور یاد کرو اپنے رب کو جب بھول جاؤ تم

نَسِيَ يَنْسٰى، نِسْيَانٌ : بھولنا

وَقُلْ عَسٰۤی اَنْ - اور کہو امید کہ

عَسٰی : حرفِ امید

یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ - رہنمائی کرے گا میرا رب

هَدٰى يَهْدِىْ ، هِدَايَةٌ: ہدایت دینا، رہنمائی کرنا

يَهْدِيَنِ اصل میں يَهْدِيَنِي تھا، ي (یاءِ متکلم) حذف کردی گئی

لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا - اس سے قریب تر بھلائی کی

اَقْرَب: قُرْبٌ مصدر سے افعل التفضیل (زیادہ قریب)

وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ - اور رہے وہ اپنی (اس) غار میں

ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَ ازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَ اَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۫ وَّ لَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ - تین سو سال

وَ ازْدَادُوْا تِسْعًا - اور وہ مزید رہے نو (سال)

(ز ي د) اِزْدَادَ يَزْدَادُ ، اِزْدِيَادٌ : زیادہ ہونا، مزید بڑھنا (VIII)

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ - کہہ دیجیے اللہ خوب جاننے والا ہے

بِمَا لَبِثُوْا - (اس مدت کو) جو وہ ٹھہرے

لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ - اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کا غیب ہے

اَبْصِرْ بِهٖ وَ اَسْمِعْ - کیا خوب ہے وہ دیکھنے والا اور سننے والا

اَبْصِرْ : اِبْصَارٌ سے فعل تعجب (Exclamatory Verb)
کیا خوب دیکھنے والا

اَسْمِعْ : سَمَاعٌ سے فعل تعجب (Exclamatory Verb)
کیا خوب سننے والا

مَا لَهُمْ - نہیں ہے ان کے لیے

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ - اس کے سوا کوئی دوست

وَّ لَا يُشْرِكُ - اور نہیں وہ شریک کرتا

فِيْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا - اپنے حکم میں کسی ایک کو

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوْا
فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ
وَّلِیٍّ ۫ وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٦﴾

اور کبھی نہ کہو کسی بات کے بارے میں کہ میں ضرور کروں گا یہ کل۔ (تم کچھ نہیں کر سکتے) اِلّا یہ کہ اللہ چاہے اگر بھولے سے ایسی بات زبان سے نکل جائے تو فوراً اپنے رب کو یاد کرو اور کہو "امید ہے کہ میرا رب اِس معاملے میں رشد سے قریب تر بات کی طرف میری رہنمائی فرما دے گا، اور وہ اپنے غار میں تین سو سال رہے، اور (کچھ لوگ مدّت کے شمار میں) ۹ سال اور بڑھ گئے ہیں، تم کہو، اللہ ان کے قیام کی مدّت زیادہ جانتا ہے، آسمانوں اور زمین کے سب پوشیدہ احوال اُسی کو معلوم ہیں، کیا خوب ہے وہ دیکھنے والا اور سننے والا! زمین و آسمان کی مخلوقات کا کوئی خبر گیر اُس کے سوا نہیں، اور وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا

And never say about anything: "I shall certainly do this tomorrow" unless Allah should will it. And should you forget (and make such a statement), remember your Lord and say: "I expect my Lord to guide me to what is nearer to rectitude than this." They remained in the Cave for three hundred years; and others added nine more years. Say: "Allah knows best how long they remained in it, for only He knows all that is hidden in the heavens and the earth. How well He sees; how well He hears! The creatures have no other guardian than Him; He allows none to share His authority."

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾

وَلَا تَقُوْلَنَّ.... آیت کریمہ کا شانِ نزول اور وعدہ سے متعلق ہدایت

- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب قریش نے یہود کے اکسانے پر نبی کریم (ﷺ) سے اصحاب کہف کے بارے میں سوال کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ میں کل اس کا جواب دوں گا۔ اس موقع پر آپ نے سہواً " ان شاء اللہ " نہیں فرمایا۔ آپ کو امید تھی کہ کل تک جبرائیل آجائیں گے اور میں ان سے معلوم کرکے جواب دے دوں گا۔ مگر اگلے روز جبرئیل وحی لے کر نہیں آئے (پندرہ روز کے بعد آئے)۔ عین ممکن ہے کہ حکمت الٰہی کا تقاضا فوراً جواب دینے کے برعکس ہو، مشیتِ الٰہی کا فیصلہ یہ ہو کہ انھیں جواب بالکل نہ دیا جائے یا تاخیر سے دیا جائے۔
- اس لیے اللہ تعالیٰ کے نبی کے لیے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ وحی کے اعتماد پر کوئی غیر مشروط وعدہ کر بیٹھے بلکہ اس کے بلند مرتبے کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا ہر وعدہ خدا کی مشیت کے ساتھ مشروط ہونا چاہیے۔
- آئندہ کے لیے یہ ہدایت کی گئی کہ آپ (ﷺ) جب بھی کسی سے کوئی وعدہ فرمائیں تو ان شاء اللہ ضرور کہیں۔ اگر آپ کبھی ان شاء اللہ کہنا بھول جائیں تو جب یاد آئے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں یعنی ان شاء اللہ کہیں
  - ⇦ ہر قسم کے وعدہ اور عزم کے وقت اللہ تعالیٰ کی مشیت کی طرف توجہ کرنا اور ان شاء اللہ کہنا ضروری ہے
  - ⇦ انسانوں کے امور کی الٰہی تدبیر کے ساتھ وابستہ ہونے کی طرف توجہ
- مسلمانوں کو یہاں اپنی معاشرتی زندگی میں روزمرہ کے معمولات کے لیے ایسے کلمات سکھائے گئے جن میں توحید کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۖ لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾

اصحابِ کہف کی غار میں سونے کی مدت

- قرآن مجید میں اصحاب کہف کے قیام کی مدت کے بارے میں جو بیان آیا ہے، وہ در حقیقت لوگوں کے ایک قول کی حکایت ہے، نہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حتمی خبر
- اہلِ کتاب اور عام لوگوں میں یہ رائے پائی جاتی تھی کہ وہ غار میں 300 شمسی یا 309 قمری سال تک رہے، اور قرآن نے اس قول کو نقل ضرور کیا لیکن اس کی تصدیق نہیں کی، بلکہ فوراً بعد فرمایا: "قل اللہ اعلم بما لبثوا" (کہو، اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے)۔ اگر 309 سال کی بات قرآن کی طرف سے قطعی ہوتی تو اس کے بعد یہ وضاحت دینے کی ضرورت نہ رہتی کہ ان کی اصل مدتِ قیام کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اسی بنا پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بھی یہی رائے دی کہ یہ لوگوں کے قول کی حکایت ہے، نہ کہ اللہ تعالیٰ کا بیان کردہ کوئی حتمی عدد
- قرآن نے "سنین عددا" (کئی سال) کے الفاظ استعمال کرکے واضح کیا کہ وہ طویل عرصے تک غار میں رہے، مگر مخصوص مدت کا تعین نہیں کیا۔ عربی زبان کے اسلوب کے لحاظ سے بھی "ثلاث مائۃ سنین وازدادوا تسعًا" کی تعبیر کسی غیر مستند قول کی طرف اشارہ کرتی ہے، نہ کہ کسی قطعی اور الہامی بیان کے لیے
- یہ طرزِ بیان اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ قرآن کسی بھی غیر مستند تاریخی روایت کو بلا تحقیق تسلیم نہیں کرتا، بلکہ ہمیشہ حقیقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اہلِ کتاب کے اس مشہور قول کو نقل کرنے کے باوجود قرآن نے اس پر کوئی قطعی فیصلہ صادر نہیں کیا، جو اس کے وحی الٰہی ہونے کی دلیل ہے اور اس کے محتاط اور حکمت بھرے اسلوب کو ظاہر کرتا ہے

اضافی مواد

Reference Material

اصحابِ کہف کا قصہ

- یہ قصہ جب بیان کیا گیا تو یہ مکہ میں مسلمانوں کے حالات کی ہو بہو عکاسی تھی
- مسلمان ہر طرح کے ظلم، تشدد اور جبر کا شکار تھے !
- مکہ کی ایک بوجھل اور کہر آلود فضا میں مسلمان چکی کے دو پاٹوں میں پس رہے تھے
- اس موقع پر اچانک اس سورۃ (واقعے) کا نزول
- جو ہر قیاس اور تجربے سے بالاتر شئے تھی
- عقل و دانش کے پیمانوں سے ماوراء
  - مٹھی بھر صاحبِ ایمان نوجوان - ہر طاقت، قوت اور ہتھیار سے محروم
  - جنہوں نے ایمان کو ہر شےء پر مقدم رکھا
  - اللہ نے کس طرح انہیں کفر و فسوق اور ظلم و استبداد سے نجات دی

- اسی کے ہاتھ میں قوت و اقتدار کی باگ ڈور ہے
- دولت و طاقت کے تمام وسائل اسی کے قبضے میں ہیں
- وہ زندہ سے مردہ کو اور مردہ سے زندہ کو پیدا کرتا ہے
- ظلمت کے پردوں سے نور ظاہر فرماتا ہے

مکہ کے اہل ایمان اور اصحابِ کہف میں قدرِ مشترک

- مکہ کے اہلِ ایمان اور اصحاب کہف کے درمیان کئی امور میں مشابہت پائی جاتی ہے، اور اسی لیے قرآن نے مکہ کے ابتدائی مسلمانوں کو تسلی دینے کے لیے اصحابِ کہف کا واقعہ بیان کیا۔ اس سے قبل قرآن میں اہلِ مکہ کو حضرت یوسفؑ اور حضرت موسیٰؑ کے قصے بھی سنائے گئے تھے، تاکہ وہ صبر و استقامت کی راہ پر گامزن رہیں اور اللہ کی نصرت پر بھروسہ رکھیں۔
- جب حق اور سچ پر ڈٹے رہنے والے بندے، دنیاوی طاقتوں کے ظلم و جبر کا سامنا کرتے ہیں اور کوئی ظاہری سہارا باقی نہیں رہتا، تب اللہ ان کے لیے راستے پیدا فرماتا ہے اور ان کی حفاظت کے انتظامات کر دیتا ہے۔
- لیکن اس مدد کی ایک شرط بھی ہے، اور وہ یہ کہ ایمان پر صبر و استقامت کے ساتھ جمے رہنا ضروری ہے۔ اصحابِ کہف نے عقیدے پر سمجھوتہ کرنے کے بجائے اپنا وطن، مال، رشتہ دار، اور آرام دہ زندگی چھوڑ دی، اور ایک غار میں پناہ لے لی۔ اسی طرح، مکہ کے ابتدائی مسلمانوں کو بھی اپنے ایمان کی خاطر شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، حتیٰ کہ کئی صحابہؓ کو ہجرت کرنی پڑی اور بعض نے اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔

قصہٴ اصحابِ کہف کے اسباق

اس واقعے کا ایک سبق یہ بھی کہ ....

- اگر دین پر قائم رہنے کے لیے وطن، مال، اولاد اور گھر بار بھی چھوڑنا پڑے، تو ایمان کو ترجیح دینی چاہیے۔ دنیاوی آزمائشیں وقتی ہوتی ہیں، لیکن اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ جیسے اصحابِ کہف کو اللہ نے محفوظ رکھا، ویسے ہی ہر دور میں اللہ ایمان والوں کی مدد فرماتا ہے، چاہے وہ مکہ کے مظلوم اہلِ ایمان ہوں یا کسی اور زمانے کے سچے مسلمان

یہ مال و دولتِ دنیا، یہ رشتہ و پیوند بُتانِ وہم و گُماں، لَااِلٰہَ اِلّاَ اللہ

- اس قصے میں دعوت الی اللہ کے علمبرادروں (داعیین الی اللہ) کے لیئے بیش بہا اسباق اور نصائح موجود ہیں

- دعوتِ حق کی اس تحریک میں وہ سارے مراحل آئیں گے جن سے اصحابِ کہف، اصحابِ اخدود، موسیٰ وہارون، اور مکہ کے مسلمان گذرے

اللہ کی ذات پر بے انتہا بھروسہ۔ تمام قوتوں کا سرچشمہ

بالآخر ایمان اپنے ثمرات کے ساتھ مادیت پر پوری طرح غالب آتا ہے

قصۂ اصحابِ کہف کے اسباق

اس واقعے کے دیگر اسباق....

- **ایمان کی حفاظت** سب سے مقدم ہے ۔اس واقعے کا ایک سبق یہ ہے کہ دنیا کی کوئی بھی چیز ایمان سے بڑھ کر نہیں، اور اگر دین پر سمجھوتے کی نوبت آ جائے تو دنیاوی راحتوں کو ترک کر دینا ہی بہترین راستہ ہے۔
- **اللہ کی مدد** غیب سے آتی ہے - یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ جب انسان محض اللہ کے لیے قربانی دیتا ہے، تو وہ ایسے اسباب پیدا کرتا ہے جو عام انسانی عقل کی پہنچ سے باہر ہوتے ہیں۔
- **دین کے معاملے میں صبر اور استقامت** ۔ مشکلات اور فتنوں کے دور میں صبر اور استقامت ہی کامیابی کی کنجی ہے۔
- **دنیاوی اقتدار اور عیش و عشرت عارضی ہیں** ۔اصحابِ کہف کے وقت کا بادشاہ ظالم اور جابر تھا، لیکن وقت کے ساتھ وہ اور اس کی سلطنت ختم ہو گئی، آج اس کا نام تک یقین سے نہیں بتایا جا سکتا، جبکہ ایمان والے زندہ مثال بن گئے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیاوی طاقت اور اقتدار فانی ہیں، جبکہ اللہ کی راہ میں کی گئی قربانی امر ہو جاتی ہے
- **نیک صحبت کی برکت** ۔ اصحابِ کہف کی دوستی ایمان کی بنیاد پر تھی، اور وہ سب دین کے تحفظ کے لیے ایک ساتھ کھڑے ہوئے۔ یہ واقعہ یہ سبق دیتا ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے، کیونکہ اچھے ساتھی ہمیں دین پر مضبوطی سے قائم رکھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔(وَكُونُواْ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ)

قصہ اصحابِ کہف کے اسباق

اس واقعے کے دیگر اسباق....

- **اللہ کی قدرت اور موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کا ثبوت** - اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو ایک طویل عرصہ تک سلائے رکھا اور پھر انہیں بیدار کر دیا۔ یہ واقعہ معاد (یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے) کی واضح دلیل ہے، جو ہر مسلمان کے عقیدے کا بنیادی حصہ ہے۔
- **عمل میں اخلاص ضروری** اصحابِ کہف نے اپنے عمل میں کسی دنیاوی فائدے کا خیال نہیں رکھا، بلکہ صرف اللہ کی رضا کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کیا۔ ہمیں بھی اپنے اعمال میں نیت کی درستگی اور اخلاص پیدا کرنا چاہیے تاکہ وہ اللہ کے ہاں مقبول ہوں
- **اللہ کی رحمت سے امید** - اصحابِ کہف پر جب کفر کے غلبے کا خطرہ تھا، تو انہوں نے اللہ سے دعا کی اور اس کی رحمت پر بھروسہ کیا —واقعے کا ایک سبق یہ بھی کہ حالات خواہ کتنے ہی ناسازگار کیوں نہ ہوں، مایوس نہ ہونا چاہیے، مایوسی گناہ ہے، اور ہر مشکل گھڑی میں اللہ کی مدد مانگنی چاہیے
- **علم و عقل اور داشمندی سے فیصلے کرنا ضروری** - جب اصحاب کہف کے ایک ساتھی کو کھانے کے لیے بھیجا گیا تو انہوں نے تاکید کی کہ وہ حکمت اور احتیاط سے کام لے تاکہ دشمنوں کو خبر نہ ہو۔ اس میں یہ سبق کہ مشکلات کے وقت صرف جذبات سے نہیں بلکہ حکمت اور تدبر سے فیصلے کرنے چاہیں۔

قابلِ غور....

- اگر ضرورت پڑے تو کیا ہم بھی دین کے معاملے میں اصحاب کہف کی طرح استقامت دکھا سکتے ہیں؟
- کیا ہم دین کے لیے گھربار، رشتہ و پیوند اور مرغوب چیزوں کی قربانی دینے کو تیار ہیں؟
- روزمرہ زندگی میں کن مواقع پر ہم ایمان کے بجائے دنیاوی خوف کو ترجیح دیتے ہیں؟
- کیا ہمیں یقین ہے کہ اللہ اپنے راستے پر چلنے والے مخلص اہل ایمان کی مدد اور حفاظت فرماتا ہے اور ان کے لیے مشکلات سے نکلنے کی سبیل پیدا فرماتا ہے؟

عملی اقدام

- غار والوں کے قصے پر غور کریں تاکہ مشکلات کے سامنے ثابت قدمی اور غیر متزلزل ایمان کو تقویت ملے
- جمعہ کے روز سورۃ الکہف کی تلاوت کرنے (اور ساتھ ساتھ اس کا مفہوم سمجھنے) کا عزم و اہتمام کریں تاکہ سورت میں موجود رہنمائی اور برکت سے مستفید ہو سکیں۔ یہ رہنمائی دنیا میں موجود دجل (فریب) کو پہچاننے میں مددگار ثابت ہو گی اور ایمان پر استقامت میں بھی ممد و معاون ثابت ہو گی ان شاء اللہ۔

قصہ اصحابِ کہف (آیات 9 تا 26) کے معارف

- ✓ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ارادے کے حوالے سے اصحاب کہف کا ماجرا حیرت انگیز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اصحاب کہف سے کہیں زیادہ حیرت انگیز نشانیاں ہیں
- ✓ ایمان اور اقدار کی حفاظت کے لیے فاسد ماحول سے ہجرت کر جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل تعریف ہے
- ✓ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت سے تمسک کرنا، دعا اور مناجات کے آداب میں سے ہے (رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً)
- ✓ ایمان کی حفاظت کی خاطر قدم اٹھانا، اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کا باعث ہے (رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً)
- ✓ زندگی کے تمام طبیعی اور مادی اسباب و روابط پر، اللہ تعالیٰ کی مشیئت وارادہ غالب ہے (طویل نیند سلا دینا (فَضَرَبۡنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمۡ فِى الۡكَهۡفِ سِنِيۡنَ عَدَدًا)
- ✓ اللہ تعالیٰ زمان و مکان کی تمام جہتوں سے آگاہ ہے، اس کے علم اور قدرت کے سامنے کوئی چیز رکاوٹ نہیں (ثُمَّ بَعَثۡنٰهُمۡ لِنَعۡلَمَ...)
- ✓ تاریخی حقائق اور حقیقی داستانوں سے فائدہ اٹھانا قرآنی روش اور طریقوں میں سے ایک ہے (نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ)
- ✓ جوانوں کا ایمان، قابل قدر اور خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے (تفصیل سورت کے پارٹ 2 ضمیمے میں ملاحظہ فرمائیں)
- ✓ اللہ کی خاطر، توحید کی راہ میں قیام (اور ثابت قدمی)، اللہ کی تائید اور اس کی معنوی عنایات کا موجب ہے (وَّرَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ) (ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ)

قصہ اصحابِ کہف (آیات 9 تا 26) کے معارف

- ✓ شرک غیر منطقی ہے اور ہر قسم کی دلیل و برہان سے خالی ہے۔ اصحاب کہف کی توحیدی معرفت ایک گہری اور یقینی و روشن دلائل پر مشتمل (هٰٓؤُلَآءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوۡلَا يَاۡتُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِسُلۡطٰنٍۢ بَيِّنٍ)
- ✓ اصحاب کہف کا ایک خاص قسم کی غار کی طرف راہنمائی پانا کہ جس نے سالہا سال ان کے بدنوں کو صحیح وسالم رکھا ' اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے تھا۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا مطالعہ، اس کی ہدایت تک پہنچنے کا پیش خیمہ ہے
- ✓ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے مد مقابل کوئی طاقت بھی نہ اثر رکھنے والی ہے اور نہ کارساز ہے (وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرۡشِدًا)
- ✓ ایمان پر استقامت دکھانے والے مظلومین کے لیے اللہ تعالیٰ غیب سے اپنی قدرت کے ساتھ ایسے اسباب میسر فرماتا ہے جو طبیعی قوانین سے ماوراء ہوتے ہیں (وَتَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا وَّهُمۡ رُقُوۡدٌ ‌ۖ وَّنُقَلِّبُهُمۡ ذَاتَ الۡيَمِيۡنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ)
- ✓ اصحاب کہف کی طویل مدت حیرت انگیز نیند اور ان کے جسموں کا صحیح وسالم رہنا، ان کی نیند سے بیداری، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے۔
- ✓ غار میں مدتِ قیام کی بحث بے فائدہ ہے اس سے پرہیز لازم۔ اس طرح کی ابحاث سے ان قصص کے اخلاقی اسباق اور عبرت و نصائح جو کہ ان قصوں کا اصل مقصود ہوتا ہے، وہ پسِ منظر میں چلے جاتے ہیں اور توجہ غیر ضروری تفصیلات کی طرف ہو جاتی ہے
- ✓ مواسات اور اموال میں مل جل کر فائدہ اٹھانا نیک لوگوں کے پسندیدہ اوصاف میں سے ہے۔(" وَرِقِكُم " میں سکہ (سرمایہ) کی نسبت تمام افراد کی طرف)

قصۂ اصحابِ کہف (آیات 9 تا 26) کے معارف

- ✓ پاکیزہ ترین غذاؤں سے غذا کھانے میں پابند رہنا ایمان والوں کی زندگی کا پسندیدہ اور مرغوب قانون ہے
- ✓ مسلمانوں کے امور کی ذمہ داری لینے والوں کو ان کے عہد اور معاشرتی مقام کے حوالے سے درپیش خطرات سے آگاہ کرنا ضروری ۔ مومنین کی رازداری، دشمن کے مدمقابل دفاعی امن کے حوالے سے اہم اصول (وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا)
- ✓ ہر ایسے قدم اٹھانے سے پرہیز ضروری ہے کہ جو انسان کے کفار و مشرکین کے جال میں پھنسنے کا باعث ہو اور جہاں ان کے جان وایمان کو خطرہ لاحق ہو جائے (إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ)
- ✓ اصحابِ کہف کا طویل نیند کے بعد اٹھنا ــ معاد (دوبارا اٹھنے) کی دلیل۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ اصحاب کہف کی داستان، معاد کی حقانیت پر دلیل اوراس کے حوالے سے شک وتردید کے اسباب کو ختم کرنے والی ہے۔ یہ اس بات پر بھی دلیل ہے کہ موت نیند کی مانند ہےاور قیامت میں حشر نیند سے بیداری کی مانند ہے(وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا)
- ✓ عالم غیب کے متعلق حقائق کو عالم محسوس(Perceptible World) کی اشیاء کی مدد سے سمجھانا، ایک مفید طریقہ اور قرآن کا ایک اسلوب ہے۔
- ✓ بغیر کسی علم و تحقیق کے نظریہ کا اظہار کرنا ایک غیر سنجیدہ فعل ہے جس کی قرآن کریم نے مذمت کی ہے(سَيَقُولُونَ..... رَجْمًا بِالْغَيْبِ)
- ✓ لوگوں کو بے بنیاد نظریات کے اظہار کرنے سے روکنے اور اس کا علم اللہ تعالیٰ پر چھوڑنے کی نصیحت کرنا، علماء اور اہل حل و عقد کا فرض ہے

قصۂ اصحابِ کہف (آیات 9 تا 26) کے معارف

- ✓ کسی بھی کام کے آنے والے دور میں اپنی طاقت اور وسائل پر بھروسہ رکھتے ہوئے وعدہ اور ضمانت دینے سے اللہ تعالیٰ منع فرمایا۔ (وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيۡءٍ إِنِّي فَاعِلٞ ذَٰلِكَ غَدًا)
- ✓ آنے والے واقعات و حادثات، انسان کے یقینی علم وقدرت سے خارج ہیں
- ✓ ہر قسم کے وعدے اور عزم کے وقت اللہ تعالیٰ کی مشیت کی طرف توجہ کرنا اور اِن شاء اللہ کہنا ضروری ہے
- ✓ واقعات اور امور کا یقینی ہونا، اللہ تعالیٰ کی مشیت سے مربوط ہے۔ (إلّا أن يشاء الله)

(الأعداد الترتيبية) - Ordinal Numbers

English	اردو	عربی (مذکر)	عربی (مؤنث)
First	پہلا	أَوَّل	الأُولى
Second	دوسرا	الثانِي	الثانية
Third	تیسرا	ثَالِث	الثالثة
Fourth	چوتھا	الرابع	الرابعة
Fifth	پانچواں	الرابع	الخامسة
Sixth	چھٹا	الخامس	السادسة
Seventh	ساتواں	السابع	السابعة
Eighth	آٹھواں	الثامن	الثامنة
Ninth	نواں	التاسع	التاسعة
Tenth	دسواں	العاشر	العاشرة

ترتیبی اعداد وہ ہوتے ہیں جو کسی چیز کی ترتیب یا مقام (پہلا، دوسرا، تیسرا وغیرہ) کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ اصل اعداد (Cardinal Numbers) سے ماخوذ ہوتے ہیں

(الأعداد الكسرية)- Fractional Numbers

English	اردو	عربی (مذکر)
Half	آدھا	نصف
One-third	تہائی	ثلث
One-fourth	چوتھائی	ربع
One-fifth	پانچواں	خمس
One-sixth	چھٹا	سدس
One-seventh	ساتواں	السابع
One-eighth	آٹھواں	ثمن
One-ninth	نواں	تسع
One-tenth	دسواں	عشر

کسری اعداد وہ اعداد ہوتے ہیں جو کسی مکمل عدد کے حصے (fraction) کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے نصف (آدھا)، ثلث (تہائی)، ربع (چوتھائی) وغیرہ۔

یہ اعداد قرآن مجید میں وراثت کے حصوں کے لیے استعمال ہوئے ہیں

(الأعداد الأصلية)- Cardinal Numbers

English	اردو	عربی
One	ایک	واحد
Two	دو	اثنان
Three	تین	ثلاثة
Four	چار	أربعة
Five	پانچ	خمسة
Six	چھ	ستة
Seven	سات	سبعة
Eight	آٹھ	ثمانية
Nine	نو	تسعة
Ten	دس	عشرة

اصل اعداد (Cardinal Numbers) وہ اعداد ہوتے ہیں جو کسی چیز کی مقدار یا تعداد کو ظاہر کرتے ہیں، یعنی یہ اعداد بتاتے ہیں کہ کتنی چیزیں ہیں یا کسی چیز کی کتنی مقدار ہے۔ اردو میں اصل اعداد عام طور پر گنتی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔